سورة المطففين

آيات ١٨ - ٣٦

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ؕ ﴿۱۸﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ؕ ﴿۱۹﴾
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ ﴿۲۰﴾ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ ﴿۲۲﴾
عَلَى الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۙ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ ﴿۲۴﴾
یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُوْنَ ؕ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۙ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ
ؕ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ٘ۖ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا
بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ٘ۖ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ٘ۖ ﴿۳۱﴾
وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۙ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ
ؕ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ۙ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ
یَنْظُرُوْنَ ؕ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۧ ﴿۳۶﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ

سنن ابن ماجه:جلد سوم:حدیث نمبر 814 , و مسند احمد

حضرت فضالہ بن عبید (رض) فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن تو وہی ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور اموال امن میں رہیں اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے

سورۃ المطففین

- **مضامین** : یہ سورت چار پیروں پر مشتمل ہے۔

1. **پہلے پیرے** میں مطففین کے خلاف اعلان جنگ کیا گیا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں اور ان کے ساتھ کس تباہی کا معاملہ کیا جائیگا
2. **دوسرے پیرے** میں فجار کو سخت سرزنش۔ انکو ہلاکت اور بربادی کی دھمکی کہ وہ سخت تجاوز کرنے والے گنہگار ہیں۔ ان کے اندھے پن کی علت کا ذکر
3. **تیسرے پیرے** میں تصویر کا دوسرا رخ ہے۔ نیکوکاروں اور ان پر انعامات کی تصویر کشی ـــ مسندیں، ضیافتیں، مشروبات، چہروں پر تروتازگی .....
4. **آخری پیرے** میں ان مشکلات کو ریکارڈ کرنے کا ذکر جو اس دنیا میں فساق وفجار کے ہاتھوں اہل حق برداشت کر رہے تھے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾

كَلَّآ اِنَّ - ہرگز نہیں بیشک

كِتٰبَ الْاَبْرَارِ - اعمال نامہ نیک لوگوں کا

لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ - یقینا علیّین میں ہے

- عِلِّیّین - مختلف اقوال، جنت کا اعلیٰ مقام، بلند مقامات
- نیکی کے رجسٹر کا نام ہے کہ جس میں وہ تمام نیکیاں مدون ہیں
- ساتویں آسمان پر وہ اعلیٰ مقام جہاں ابرار کی روحیں جمع ہیں

وَمَآ اَدْرٰىكَ - اور تمہیں کیا معلوم

مَا عِلِّیُّوْنَ - علیین کیا ہے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَؕ ﴿۱۸﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ
مَا عِلِّيُّوۡنَؕ ﴿۱۹﴾

ہر گز نہیں، بے شک نیک آدمیوں کا نامہ اعمال بلند پایہ
لوگوں کے دفتر میں ہے اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے وہ بلند
پایہ لوگوں کا دفتر؟

Nay, verily the record of the Righteous is (preserved) in 'Illiyin.

And what will make you know what the Iliyin is?

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾

ابرار کا مقام

- کَلَّا، سے قیامت کا انکار کرنے والوں کے اس خیال کی تردید کرنا مقصود ہے کہ کوئی جزاء وسزا واقع نہیں ہوگی
- جزاء وسزا کے واقع نہ ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ نیک اور بد یکساں ہوں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں نیک وبد برابر نہیں ہیں
- پہلے بتایا گیا کہ فجار کے اعمال نامے سجین میں ہوں گے۔ ان کے اعمال کے اعتبار سے یہی ان کا اصل مقام ہوگا
- لیکن اللہ تعالیٰ ابرار کو جس شان اور بلندی سے نوازے گا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے اعمال نامے علیین میں ہوں گے۔ یہ دونوں کسی موقع پر بھی قیامت کے دن ایک جیسے سلوک کے مستحق نہیں ہوں گے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۲۲﴾

كِتٰبٌ -ایک دفتر ہے

مَّرْقُوْمٌ - لکھا ہوا

يَّشْهَدُهُ -موجود (حاضر) رہتے ہیں اس پر

الْمُقَرَّبُوْنَ - قریب کیئے گئے (قریبی یعنی فرشتے)

اِنَّ الْاَبْرَارَ - بیشک نیک بندے

لَفِيْ نَعِيْمٍ - یقینا نعمتوں میں ہوں گے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۲۲﴾

ایک لکھی ہوئی کتاب ہے
جس کی نگہداشت مقرب فرشتے کرتے ہیں
بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے

(There is) a Register (fully) inscribed,
To which bear witness those Nearest (to Allah).
Truly the Righteous will be in Bliss

محمد اقبال

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۲۲﴾

- علیین کا تعارف
- وہ ایک دفتر ہے جس کی ہر چیز ضبط تحریر میں آئی ہوئی ہے۔اور جس کی نگرانی بھی اللہ تعالیٰ کے خاص مقرب فرشتے کرتے ہیں۔
- جو نہایت مبارک اور مقدس جگہ ہے۔اور حدیث کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے۔اور اس کی نگرانی بھی مقرب فرشتے کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کے مطابق تمام مومنین کی ارواح کا مستقر بھی یہی ہے
- اس قابل قدر کتاب کے ذکر کے بعد اب خود ابرار کا ذکر۔جو اس اچھے اعمال نامے کے مالک ہیں اور ان انعامات و اکرامات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں وہ رہ رہے ہوں گے۔

عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

عَلَى الْأَرَآئِكِ - تختوں پر

يَنْظُرُوْنَ - دیکھتے ہوں گے

تَعْرِفُ - تو پہچان لے گا

فِيْ وُجُوْهِهِمْ - ان کے چہروں میں

نَضْرَةَ - تروتازگی

النَّعِيْمِ - نعمتوں (اور خوشحالی) کی

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ
النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾

اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے

ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے

On Thrones (of Dignity) will they command a sight (of all things)

Thou will recognize in their faces the beaming brightness of Bliss.

عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾

- اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے"۔ یعنی نہایت ہی مکرم مقام پر ہوں گے۔
- اس وقت عربوں کی بالعموم مشقت کی زندگی کے مقابل یہ عیش و عشرت اور نعمت اور آرام کا یہ ارفع مقام کی تمثیل
- ان نعمتوں میں وہ جسمانی طور پر بھی نرم و نازک ہوں گے۔ اور ان کی اسی نزاکت اور نرمی اور خوشی اور خوشحالی کے اثرات ان کے چہرے سے ظاہر ہوں گے۔
- دیکھنے والا دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ وہ کس قدر نعمت اور عیش و آرام میں ہیں

يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ

يُسۡقَوۡنَ - وہ پلائے جائیں گے

مِنۡ رَّحِيۡقٍ - خالص شراب سے

○ رحیق : خالص عمدہ شراب جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو

مَّخۡتُوۡمٍ - سر بمہر خَتَمَ يَخۡتِمُ ، خَتۡمًا وخِتامًا : مہر لگا دینا، بند کرنا

خِتٰمُهٗ - اس کی مہر کہ کوئی اندر اور باہر نہ جا سکے خَتۡم : مہر

مِسۡكٌ - مشک کی ہو گی مسک : کسی چیز کو روک لینا، کسی چیز سے چمٹ جانا

مِسک: خوشبو، جو ہرن کے ناف میں خون اور میل رک جانے سے بنتا ہے

اردو میں : مسک۔امساک، ممسک (بخیل)

خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِیۡ ذٰلِكَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَؕ ﴿۲۶﴾

وَفِیۡ ذٰلِكَ - اور اس میں

فَلۡیَتَنَافَسِ - پس چاہیے کہ رغبت کریں (چاہیے کا ترجمہ ل کی وجہ سے)

- مادہ : ن ف س
- تَنَافَسَ یَتَنَافِسُ بطور مقابلہ رغبت کرنا (رقیبانہ جذبے سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی رغبت کرنا) (VI - تفاعل)
- مُتنافِس مقابلے میں رغبت کرنے والا

الۡمُتَنَافِسُوۡنَ - جان رغبت کرنے والے

رحیق مختوم کے حاصل کرنے کیلیئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی حرص کریں

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍۙ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ
وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَؕ ﴿٢٦﴾

ان کو نفیس ترین سر بند شراب پلائی جائے گی جس پر مشک
کی مہر لگی ہو گی تو رغبت کرنے والوں کو اس کی رغبت
کرنی چاہیئے

They are given to drink of a pure wine, sealed,
The seal thereof will be Musk: And for this let
those aspire, who have aspirations:

محمد اقبال

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾

- ابرار پر اللہ کی جو بے شمار نعمتیں ہوں گی ان میں سے مشروبات کا ذکر
- کتنی عمدہ قسم کی سر بمہر مشروب جس میں مشک کی آمیزش جس سے اس کی لذت چند در چند دوبالا ہو جائے گی (مشروب کا محض ایک اجمالی تصور)
- پھر مسابقہ و مقابلہ کے اصل میدان کی نشاندہی
- اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ دنیا کی حقیر چیزوں کے پیچھے دوڑنے کے بجائے ان دوامی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے محنت اور مسابقت کریں
- یہی وہ نصب العین ہے جس کی طرف وہ دوڑیں اور یہی وہ ٹارگٹ ہے جس کی طرف وہ سب سے آگے بڑھیں۔
- دنیا کا ساز و سامان، جاہ مرتبہ جس قدر عظیم اور اعلیٰ وارفع کیوں نہ ہو۔ آخرت کے ساز و سامان کے مقابلے میں حقیر اور بے قیمت ہے۔

وَ مِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍۙ ﴿۲۷﴾ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَؕ ﴿۲۸﴾

وَ مِزَاجُهٗ - اور اس کی آمیزش   مزاج: ملونی، آمیزش، ملاوٹ ، Admixture

- ملاوٹ کے اس عمل کو امتزاج کیا جاتا ہے
- قرآن میں اہلِ جنت کے مشروبات میں تین مزاج (admixture) کا ذکر کافور، تسنیم اور زنجبیل

مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ - تسنیم سے ہوگی   تسنیم جنت میں ایک چشمے کا نام

عَيۡنًا - ایک ایسا چشمہ ہے

يَّشۡرَبُ بِهَا - پئیں گے جس سے

الۡمُقَرَّبُوۡنَ - مقربین

وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍۙ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
الْمُقَرَّبُوْنَؕ ﴿٢٨﴾

اُس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہو گی
یہ ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرب لوگ
شراب پئیں گے

With it will be (given) a mixture of Tasnim, spring, from (the waters) whereof drink those Nearest to Allah.

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک وہ لوگ (جنھوں نے)

اَجْرَمُوْا - جرم کیا

كَانُوْا - تھے

مِنَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں پر (جو)

اٰمَنُوْا - ایمان لائے

يَضْحَكُوْنَ - ہنستے

○ ضَحِكَ يَضْحَكُ خوشی سے دانتوں کا ظاہر ہو جانا، ہنسنا، مزاق اڑانا

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ۖ

مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے
تھے

Those in sin used to laugh at those who believed

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾

- دنیا میں یہ فجار اہل ایمان کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ دیکھو ان بیوقوفوں کو جنہوں نے آخرت کے موہوم وعدوں پر اپنی زندگی کی خوشیاں اور آسائشیں قربان کر دی ہیں ان پر پاگل پن سوار ہے کہ دنیا کی نقد لذتوں کو چھوڑ کر کل کی ان دیکھی خیالی لذتوں کے وعدوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔
- یہ طنز و تشنیع صرف مکہ کے مشرکین تک محدود نہیں، آج کے لبرل، ملحد، بے دین اور نام نہاد روشن خیال بھی دین پر چلنے والے مسلمانوں کو رجعت پسند، دقیانوسی، تنگ نظر، تاریک خیال اور اس قسم کے طنزیہ خطابات دے کر خوش ہوتے ہیں اور اپنے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں۔
- فساق و فجار کا مزاج اور اہل حق کے مقابلے میں ان کا موقف بھی ہمیشہ ایک ہی جیسا ہوتا ہے۔ اس میں زمان و مکان کے فرق سے کوئی فرق نہیں پڑتا

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝٣٠ وَإِذَا انْقَلَبُوٓا إِلَىٰٓ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝٣١

وَإِذَا - اور جب

مَرُّوا بِهِمْ - گزرتے ان سے

- مَرَّ يَمُرُّ گذرنا، چلنا (رسی پٹنا) مرير بٹی ہوئی رسی
- اردو میں : مرور (مرورِایام)، استمرار (بار بار)

يَتَغَامَزُونَ - ایک دوسرے کو آنکھ مارتے ماده : غ م ز

- غَمَزَ يَغْمُزُ آنکھ سے اشارہ کرنا
- تَغَامَزَ يَتَغَامَزُ ایک دوسرے کو اشارہ بازی کرنا (VI - تَفَاعَلَ)
- اردو میں : غمّاز، غمّازی، غمزہ

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا - اور جب لوٹتے

- اِنْقَلَبَ يَنْقَلِبُ ، انقلابًا الٹنا پھرنا، واپس لوٹنا

اِلٰٓى اَهْلِهِمُ - اپنے گھر والوں کی طرف

انْقَلَبُوْا - تو لوٹتے

فَكِهِيْنَ - ہنستے (باتیں بناتے)

- مادہ: ف ک ہ
- فَكِهَ يَفكَهُ ، فَكاهةً ہنسنے ہنسانے والا ہونا
- اردو میں: فکاہیہ

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝٣٠ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى
اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝٣١

جب اُن کے پاس سے گزرتے تو آپس میں ان پر آنکھوں
سے اشارے کرتے۔ اور جب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ
کر جاتے تو ہنستے ہوئے جاتے

And whenever they passed by them, used to wink at each other(in mockery)-And when they returned to their own people, they would return jesting.

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝٣٠ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝٣١

- یہ ایسی گری ہوئی حرکت ہوتی جس سے ان کی گستاخی اور بے ادبی کا اظہار ہوتا، یہ حرکت تہذیب کے دائرے سے نکلی ہوئی ہوتی
- ایسی حرکات سے ان لوگوں کا مقصد یہ ہوتا کہ اہل اسلام کے دل ٹوٹ جائیں اور ان کو شرمندہ کیا جائے اور وہ اس تحریک کی کامیابی سے مایوس ہوجائیں اسی لئے یہ لوگ اشارے اور یہ چھچھوری حرکات کرتے ہیں
- وہ اپنی ان حرکات پر خوش ہوتے، اور نہایت مزے سے اتراتے ہوئے جاتے اور اپنی ان گھٹیا حرکات اور شرارتوں پر ان کو زبردست مسرت ہوتی
- اگر ان کا ضمیر زندہ ہوتا تو ان کو ملامت کرتا، اور ان کو اپنے ان افعال پر ندامت ہوتی
- قلب و نظر کے مسخ ہونے اور ضمیر کے مرجانے کی یہ آخری حد ہے

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

وَاِذَا رَاَوْهُمْ - اور جب وہ دیکھتے ہیں ان کو (مجرم لوگ اہلِ ایمان کو)

قَالُوْٓا - تو وہ کہتے ہیں

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ - بیشک یہ لوگ (اہلِ ایمان) هٰؤُلَآءِ اسم اشارہ جمع

لَضَآلُّوْنَ - یقیناً گمراہ ہیں ل۔ لام التوکید

وَ مَآ اُرْسِلُوْا - اور نہیں بھیجے گئے وہ (مجرم لوگ)

عَلَيْهِمْ - ان پر (اہلِ ایمان پر)

حٰفِظِيْنَ - نگہبانی کرنے والے

وَاِذَا رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوۡنَ ۙ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَ ؕ﴿۳۳﴾

اور جب ان کو دیکھتے تو کہتے بے شک یہی گمراہ ہیں
حالانکہ وہ اُن پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے

And whenever they saw them, they would say, "Behold! These are the people truly astray. But they had not been sent as keepers over them!

محمد اقبال

وَ اِذَا رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوۡنَ ۙ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرۡسِلُوۡا عَلَیۡهِمۡ حٰفِظِیۡنَ ﴿ؕ۳۳﴾

- مخالفین کی تمام تر مخالفت کے باوجود مسلمانوں کا حُسنِ کردار اور حُسنِ سلوک دھیرے دھیرے لوگوں پر اثرانداز ہو رہا تھا
- ایمان سے ان کے اندر ایسی حیرت انگیز تبدیلی آنے لگتی ہے کہ ان کی ہر چیز بدل جاتی ہے۔ وہ باقی لوگوں سے الگ تھلگ خوبصورت کردار کی تصویر بن جاتے اور ان کے قول و عمل کا تضاد ختم ہو کر رہ جاتے
- اس تاثر کو زائل کرنے کے لیئے یہ لوگ اس طرح کی باتیں بناتے کہ یہ لوگ انتہائی گمراہ ہیں، انھوں نے اپنے آبائی دین سے انحراف اختیار کیا ہے، یہ ملت ابراہیمی کے دشمن ہیں، ان کی وجہ سے ہمارا قومی شیرازہ بکھر رہا ہے
- ان لوگوں کو سبق آموز تنبیہ - کیا خدا نے تمہیں کوئی فوجدار بنا کر بھیجا ہے کہ جو تمہیں نہیں چھیڑ رہا ہے اس کو تم چھیڑو اور جو تمہیں کوئی تکلیف نہیں دے رہا ہے اسے تم خواہ مخواہ تکلیف دو؟

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

فَالْيَوْمَ - پس آج

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - وہ لوگ جو ایمان لائے

مِنَ الْكُفَّارِ - انکار کرنے والوں پر

يَضْحَكُوْنَ - ہنسیں گے

عَلَى الْاَرَآئِكِ - تختوں پر (بیٹھے)

يَنْظُرُوْنَ - دیکھتے ہوئے

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾
عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ؕ﴿۳۵﴾

آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں

مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں

But on this Day the Believers will laugh at the Unbelievers

On Thrones (of Dignity) they will command (a sight) (of all things)

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

- **انقلابِ حال**
- قیامت کے دن جب ایمان والے جنت کے تختوں پر جلوہ گر ہوں گے وہ بڑی عالی شان مسندوں پر بادشاہوں کی طرح براجمان ہوں گے۔ ان کی حیثیت ایسی ہو گی جیسے کسی شاہی مہمان کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان پر نثار ہو رہی ہوں گی
- وہ جہنم میں کفار کی حالت زار کا نظارہ کریں گے تو انہیں کفار کی سوچ پر ہنسی آئے گی کہ یہ کتنے احمق لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی عارضی خواہشات کی خاطر آخرت کی دائمی نعمتوں کا انکار کر دیا اور آج انہیں ان کے اعمال بد کا پورا پورا بدلہ مل گیا ہے

هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾

هَلۡ - کیا

ثُوِّبَ - بدلہ دے دیا گیا (ث و ب) ثوب کسی چیز کا اصل کی طرف لوٹنا

- کسی عمل کا صلہ، نتیجہ یا جزاء
- ثوب ۔ کپڑے کو اس لیئے کہتے ہیں کہ وہ روئی دھنے اور سوت کا نتیجہ

الۡكُفَّارُ - انکار کرنے والوں کو

مَا كَانُوۡا - اس کا جو تھے

يَفۡعَلُوۡنَ - وہ کرتے

اس کا جو وہ کرتے تھے

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝٣٦ ع

مل گیا ناکافروں کو اُن حرکتوں کا ثواب جو وہ کیا کرتے

تھے !

Will not the Unbelievers have been paid back for what they did?

محمد اقبال

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

- مذاق کا بدلہ
- کفار کے لئے یہ منظر کتنا تکلیف دہ اور اذیت بخش ہو گا کہ دنیا میں جن لوگوں پر یہ لوگ ہنستے تھے۔ جن کی تحقیر اور تذلیل کے لئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے ہوتے تھے۔ جن لوگوں کو اپنے گھروں میں یہ ہدف طعن و تشنیع بناتے تھے وہ ان کو رفعتوں اور بلندیوں پر دیکھیں گے دائمی نعمتوں سے بہرہ ور ہوتے ہوئے
- اور یہ مذاق اڑانے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مزا چکھ رہے ہوں گے
- اہل ایمان سے بطور طلب تصدیق یہ سوال ہو گا کہ کیوں کفار کو اپنے کیئے کا پورا پورا بدلا مل گیا نا !

سورت کے اس حصے میں

- مسلمانوں پر اس زمانے میں جو سخت مظالم ہو رہے تھے قران میں ان آیات کے نزول سے مسلمانوں کو تسلی دینا بھی مراد تھا
- ایسے افراد کی تیاری بھی جو وہ اس امانت اور اس نظریہ کی ذمہ داریوں کے اٹھانے کے قابل ہو جائیں
- یہ افراد اس قدر مضبوط، مخلص اور باکردار ہوں کہ وہ اس دنیا کے تمام مفادات کو اس راہ میں قربان کر دیں۔ اور ان کے پیش نظر صرف آخرت کی کامیابی ہو اور صرف اللہ کی رضامندی کے وہ طالب ہوں
- ایسے لوگ جو اس دنیا میں گزرنے والی پوری زندگی کو مصیبت اور مشقت میں کاٹنے کے لئے تیار ہوں۔ تشدد اور ظلم برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں، ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے آمادہ ہوں اور اس جہاں میں وہ کسی اجر کے طالب نہ ہوں اور نہ کسی اقتدار کے — قرآن کے پیش نظر ایک ایسی مخلص جماعت کی تیاری تھی۔